علّامہ اقبال کے افکار سے منسوب کیا ہے، جو اس حد تک درست ہے کہ سرسیّد کا خطبہ (ص ۴۱-۴۹) اور اقبال کا خطبہ (۵۶-۷۲) شامل ہے۔ یہ دونوں خطبات کسی تشریح کے محتاج نہیں کہ یہ اپنی جگہ فکرودانش کی دستاویزات ہیں۔ معین صاحب کے حواشی نے ان کی افادیت دوچند کردی ہے۔ تاہم، اس قیمتی فکری اثاثے کی روح وہ مقالہ ہے، جو ڈاکٹر معین الدین نے 'سیّد احمد خاں اور اقبال' (ص ۱۰-۳۵) تحریر کیا ہے۔ ہند میں مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ روایت کے فکری، عملی، سیاسی اور مذہبی اُتار چڑھاؤ، بلکہ تضادات و امکانات کے دَروَا کرتا ایسا جان دار بہی کھاتہ، اس انداز سے کبھی پہلے نظر سے نہیں گزرا۔ اس تخلیقی مضمون اور تاریخ و تہذیب پر نقد کے حوالے سے معین صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ البتہ اتنی عام فہم کتاب کا عنوان اتنے تکلف کی نذر کرنا ضروری نہیں تھا۔ (سلیم منصور خالد)

ڈاکٹر ابن فرید، علمی و ادبی خدمات، ڈاکٹر زبیدہ جبیں۔ ناشر: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۲-کلب روڈ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۶۳۰۵۹۲۰۔ صفحات (مجلد): ۳۴۶۔ قیمت: ۷۰۰ روپے۔

ادب و تحقیق اور تاریخ و صحافت کے میدان میں لکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ لیکن ذہن اور قلم کو اعلیٰ قدروں اور اخلاقی ضابطوں کی ترویج کے لیے استعمال کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے، اور اس چھوٹی سی تعداد میں بھی مؤثر ابلاغ کرنے والے تو مزید کم ہیں۔ ڈاکٹر ابن فرید (۱۹۲۵ء-۲۰۰۳ء) اسی کم یاب تعداد سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے اسلامی ادبی تحریک کے خدوخال نمایاں کرنے اور تنقیدی اصولوں کو مرتب کرنے میں قابلِ لحاظ کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر ابن فرید ایک نام وَر نقاد، بلند پایہ افسانہ نگار اور علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں سماجیات کے معلّم تھے۔ انھوں نے ادب کے عمومی موضوعات کے علاوہ بچوں اور خواتین کے سماجی مسائل پر بھی بطور ایک سماجی مصلح کے قلم اُٹھایا ہے۔ انھوں نے افسانوی ادب کا قابلِ قدر قلمی اثاثہ چھوڑا ہے۔ ان کی اسی خوبی نے زیرنظر کتاب کی مصنفہ کو اس چیز پر آمادہ کیا کہ وہ ان کے علمی و قلمی آثار کا تحقیقی مطالعہ کریں۔ اس کوشش میں وہ کامیاب بھی رہی ہیں۔ علی گڑھ کے پروفیسر اصغر عباس کے بقول: وہ اُردو کے معتبر ادیبوں میں سے تھے لیکن ان کی ادبی عظمت کا ابھی تک اعتراف نہیں ہوا تھا۔ ڈاکٹر زبیدہ جبیں نے پہلی بار بڑی کاوش سے ابن فرید کی بڑی مربوط تصویر پیش کی ہے......